OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com



# مغل برصغیر میں مذہبی رواداری اور علمی وسماجی ترقی: غیر مسلم مورخین کی آرا کا مطالعہ

# (Religious Tolerance and Scientific and Social Development in the Mughal Subcontinent: A Study of Non-Muslim Historians)

Mahtab Azam
*Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat*
**Dr. Arshad Munir**
*Professor/Chairman, Department of Islamic Studies, Ghazi University, DG Khan*

## Abstract

The present study investigates the perspectives of Non-Muslim historians regarding religious tolerance and scientific and social development in the Mughal Subcontinent. It traces the relationship between Mughals' tolerant attitude and the development of the subcontinent. It finds that Mughals gave rise to a culture in which the color of tolerance was prominent. Unlike the British, Mughals did not try to impose their language and culture on the Indians by force, but by tolerance they won their hearts and left a significant impact on the subcontinent. Non–Muslim historians have proved that the interfaith harmony of the Mughals played an important role in the development of the subcontinent. Findings of this study can be a rich source of guidance and inspiration to create interfaith harmony in the present day societies.

**Keywords:** Subcontinent, Mughals, tolerance, development

## تمہید

برصغیر میں مغلیہ سلطنت کا دورانیہ تین سو اکتیس سال (1526ء تا 1857) ہے، جس میں بیس حکمران برسرِ اقتدار رہے۔ یہ سلطنت اپنے عروج میں تقریباً پورے برصغیر پر ، جس میں افغانستان، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش شامل ہیں، پر محیط تھی۔ برصغیر کے لیے مغلوں کی خدمات اور ان کے فلاحی و اصلاحی کارناموں کے حوالے سے مختلف مورخین کے یہاں مختلف نظریات ملتے ہیں۔ بعض مورخ ان کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، تو بعض ان کی تحسین کرتے ہیں۔ موخر الذکر مورخین کے

مطابق بہ طورِ حکمران مغلوں کی خصوصیت یہ رہی کہ انھوں نے خود کو ہندوستانیوں سے دور نہیں رکھا، بلکہ یہاں مستقل آباد ہوئے؛ ہندوستانیوں پر زبردستی اپنی زبان اور ثقافت مسلط کرنے ان میں گھل مل کر ایک نئی روادارانہ ثقافت کو پروان چڑھایا؛ انھوں نے بین المذاہب رواداری اور ہم آہنگی کا رویہ اپنایا؛ سلطنت میں اعلیٰ درجے کی انتظامی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی اصلاحات کیں؛ تجارت، زراعت وغیرہ کے حوالے سے بہت سے فلاحی کام کروائے۔ اس سلسلے میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر اور عالمگیر کے نام نمایاں ہیں۔ اس مضمون میں بنیادی طور پر یہ جاننا مقصود ہے کہ مغل حکمرانوں کا برصغیر میں مذہبی رواداری اور علمی و فنی ترقی کے حوالے سے کیا کردار رہا؟ اس ضمن میں ہمارے مطالعے کا فوکس غیر مسلم مورخین کی آرا رہی ہیں۔

**مذہبی آزادی**

مغلیہ سلطنت میں مسلمانوں، ہندوؤں، بدھوں، جینیوں کے علاوہ پارسی اور عیسائی بھی آباد تھے۔ ہندو اکثریت میں تھے، جب کہ مسلمان آبادی کا دوسرا بڑا حصہ۔ غیر مسلم مورخین کی آرا سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مختلف المذاہب معاشرے کے حوالے سے مغل فرمانروا، روادار اور متحمل مزاج واقع ہوئے تھے۔ سیاسی امور میں مذہبی اعتقادات کی مداخلت کی اجازت نہ تھی، جس کی بنا پر مسلمانوں اور ہندوؤں کے باہمی تعلقات نہایت خوش گوار تھے۔ مغلوں نے ہندوؤں کے قابل افراد کی سرپرستی کی اور انھیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ Catherine B. Asher وغیرہ مورخین نے واضح طور پر لکھا ہے کہ مغل حکمران لوگوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے تھے۔[1] شہنشاہ اورنگزیب پر مذہبی شدت پسند کا الزام عائد کیا جاتا ہے، جب کہ خود مغربی مورخ کلاز کے مطابق اس نے ہندو مسلم سب سے برابری کا برتاؤ کیا، اور صرف ان لوگوں کو قتل کرایا جو ہندو یا مسلم باغی تھے۔ یہ سلطنت مسلم ہندو دونوں کے نزدیک محترم تھی اور زوال کے زمانے میں بھی جب مختلف حصے خود مختار ہو گئے، ہندو جاٹ، مرہٹہ، راجپوت، سکھ سب بادشاہ کی تخت نشینی کی تقریب میں شریک ہوتے اور اسے برصغیر کا شہنشاہ تسلیم کرتے۔[2] میٹکاف کے مطابق مغل حکومت اپنی ساخت میں مسلم یا مغل نہیں، مختلف نسلوں اور مذہبی حلقوں پر مشتمل تھی۔[3]

**منظم، مرکزی اور یکساں نظام حکومت**

مغربی مؤرخ تالبوت کے مطابق مغلیہ سلطنت میں ایک منظم، مرکزی اور یکساں نظام حکومت کو فروغ ملا۔[4] کیتھرین اور ایرن بانٹنگ کے مطابق مغل دور میں برصغیر میں گزشتہ ہندو دور میں ظلم کی چکی میں پستے کمزور گروہوں نے سیاسی اور فوجی قوت حاصل کی جو کہ مذہبی و سیاسی رواداری کے مغل رویے کی بدولت ہی ممکن ہوئی۔[5]

---

[1]C.B Asher, C. Talbot, *India Before Europe* (England: Cambridge University Press, 2008), 115.

[2]Sugata Bose, Ayesha Jalal, *Modern South Asia: History, Culture, Political Economy* (Routledge, 2004) , 41.

[3]B. D Metcalf and T.R Metcalf, *A Concise History of Modern India* (England: Cambridge University Press, 2006), 17.

[4]Asher andTalbot, *India Before Europe*, 152.

[5]Burjor Avari, *Islamic Civilization in South Asia: A History of Muslim Power and Presence in the Indian Subcontinent* (Routledge, 2013) ,131.

**صنعت و حرفت کا سنہری دور**

ہندوستان سوتی کپڑے کے باعث زمانہ قدیم سے مشہور چلا آرہا ہے۔ یہاں ململ تیار کی جاتی تھی اور کشیدہ کاری کو بہت مقبولیت حاصل تھی۔ شال اور دری کی صنعت نے بھی بہت ترقی کی۔[6] اس ضمن میں غیر مسلم مغربی مورخین نے لکھا ہے:

> The Mughal government was a proto–industrial civilization of the inclined industrial age which provided opportunities for industrial development in the coming period [7]

ہندو مورخ پرتھاساراستی کے مطابق مغل دور میں برصغیر چین کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی سب سے بڑی معاشی اور پیداواری طاقت بن گیا۔[8] میڈیسن اور جیفری جی ویلیمسن کے مطابق انگریزوں کی طرف سے برصغیر کی لوٹ مار اور اس کے صنعتی ورثے کی تباہی تک برصغیر اکیلا دنیا کی کل صنعتی پیداوار کا ایک چوتھائی پیدا کر رہا تھا۔[9] اس کے مطابق مغلیہ عہد برصغیر میں صنعتی لحاظ سے طاقت ور عہد کہلاتا ہے۔[10] سلطنت کے زوال کے بعد بھی برصغیر کپڑے کی صنعت میں برطانیہ کا انیسویں صدی تک نہ صرف مقابلہ کرتا رہا بلکہ اسے اس پر برتری حاصل رہی۔[11] برصغیر یورپ سے پہلے یعنی 1540ء سے شوگر ملیں استعمال کر رہا تھا۔[12]

**جدید جنگی ٹیکنالوجی**

مغربی مؤرخ ڈوگسن کے مطابق مغل سلطنت، سلطنت عثمانیہ کے ساتھ وہ مسلم سلطنت تھی جو بارود اور توپوں کی جدید جنگی ٹیکنالوجی استعمال کر رہی تھی؛ اسے گن پاؤڈر ایمپائر کہا جاتا ہے۔[13] سلطنت کا بانی بابر بارود توپ خانے کے استعمال سے واقف

---

[6] ڈاکٹر بنارسی پرشاد سکسینہ، تاریخ شاہجہاں ترجمہ۔ سید اعجاز الحق (لاہور: گنج شکر پرنٹرز، 1987)، 246۔

[7] Lex Heerma van , Els Hiemstra, Elise van Nederveen Meerkerk , *The Long Globalization and Textile Producers in India* ( Ashgate Publishing , 2010 ), 255.

[8] Prasannan Parthasarathi, *Why Europe Grew Rich and Asia Did Not: Global Economic Divergence 1600–1850*( England: Cambridge University Press, 2011), 2.

[9] Angus Maddison, *Development Centre Studies The World Economy Historical Statistics: Historical Statistics* (OECD Publishing, 2003), 261

[10] David Clingingsmith, Jeffrey G. Williamson, *India's Deindustrialization in the 18th and 19th Centuries* (Harvard University: 2005)

[11] Karl J. Schmidt, *An Atlas and Survey of South Asian History*(Routledge, 2015),100.

[12] Irfan Habib, *Economic History of Medieval India, 1200–1500* (Pearson Education, 2011), 53.

[13] Douglas E. Streusand, *Islamic Gunpowder Empires: Ottomans, Safavids, and Mughals* (Philadelphia: Westview Press, 2011)

تھا، جو اسے سلطنت عثمانیہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ برصغیر میں کانسی کی بنی بندوقیں 1504ء سے ہی زیر استعمال تھیں۔[14] سلطنت کے زوال کی وجہ تخت نشینی کی جنگیں، نادر شاہ ایرانی کا دہلی پر حملہ اور لوٹ مار اور بعد کے نااہل حکمران تھے۔ مغل دور میں اکبر کی حکمرانی میں فتح اللہ شیرازی نامی ایک ہمہ گیر شخصیت اور میکینیکل انجینئرنے دنیا کی پہلی ابتدائی ملٹی گن شاٹ ایجاد کی۔[15] مغربی مؤرخ پارٹنگٹن کے مطابق سترھویں صدی عیسوی میں مغل برصغیر میں کئی طرح کے بارود پر مبنی جدید جنگی ہتھیار تیار کر رہے تھے۔[16] انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق برصغیر سترھویں صدی عیسوی سے ہی گجرات سے یورپ کو شورہ برآمد کر رہا تھا، جہاں سے یہ یورپ کو برآمد کیا جاتا تھا۔[17] سولھویں صدی عیسوی میں اکبر بادشاہ نے جنگ میں جنگی راکٹ استعمال کیے، جن کو جنگی ہاتھیوں کے خلاف کام میں لایا گیا تھا۔[18] اس طرح راکٹ ٹیکنالوجی مغلوں کے زیر سرپرستی برصغیر میں ایجاد ہوئی۔ ہندو مؤرخ اشواری پرساد کے مطابق مغلوں نے بدار کے محاصرے میں جنگی راکٹ استعمال کیے۔[19] ان میں بانس کی سلاخیں استعمال کی جاتی تھیں، جن سے راکٹ باندھے جاتے، جس کی لوہے کی نوکیں ہوتیں۔ دھماکہ خیز مواد پہ مبنی بارودی سرنگوں کے استعمال کا ذکر ہمیں جہانگیر اور اکبر کے دور سے ہی ملتا ہے۔[20] :

> According to the Western Historians Dodgson, Marshell G.S, the Mughal Empire was one of the two largest Muslim powered empires in Asia, along with the Ottoman Empire, which used modern warfare technology, including gunpowder, cannons and rifles.[21]

## تعلیقات

[14]J.R. Partington, *A History of Greek Fire and Gunpowder (*Baltimore: Johns Hopkins University Press, 1999), 226.

[15]A.K. Bag,"Fathullah Shirazi: Cannon, Multi-barrel Gun and Yarghu." *Indian Journal of History of Science 40,no 3* (2005): 431.

[16]Partington, *A History of Greek Fire and Gunpowder*, 225.

[17]Encyclopædia Britannica, *Encyclopædia Britannica , Ultimate Reference Suite* (Chicago: Encyclopædia Britannica, 2008)

[18]Mughalistan Sipahi, "Islamic Mughal Empire: War Elephants Part 3", YouTube. Accessed November28, 2019.

[19]The Mughal Empire , Ishwari Prasad :" Books.google.com.pk. "Accessed April 29, 2012.

[20]Partington, *A History of Greek Fire and Gunpowder* , 226.

[21]Marshall G.S. Dodgson, *The Venture of Islam: The Gunpowder Empires and Modern Times*(Chicago: University of Chicago Press, 2009), 3:62.

مغل حکمران عظیم معمار تھے۔ ملک کے تمام حصوں میں ان کے زمانے کی بنی ہوئی عمارات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ ان کا ذوقِ تعمیرات نہایت ہی اعلیٰ تھا۔ مغلوں کی عمارات ساخت اور خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ فرگوسن کے مطابق مغل طرز تعمیر غیر ملکی تھا، لیکن ہیول کو اس نظریے سے اختلاف ہے۔ ان کے خیال میں ان کے غیر ملکوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔[22] یہ کہنا درست نہیں کہ مغل فنِ تعمیر زیادہ تر غیر ملکی فنِ تعمیر سے ماخوذ ہے۔ تاج محل جس کا شمار دنیا کی حسین ترین عمارتوں میں ہوتا ہے[23]، اپنی مثال آپ ہے۔ مغربی مؤرخ کلاز کے مطابق اورنگزیب کے دور میں برصغیر نے ایک بار پھر سیاسی استحکام حاصل کیا۔[24] مغلوں نے برصغیر کو ایک شاندار فن تعمیر فراہم کیا۔ ان کے دور میں تاج محل، ہمایوں کا مقبرہ، فتح پور سکری، دہلی کا لال قلعہ، آگرہ کا قلعہ، لاہور قلعہ اور شاہ جہان مسجد ٹھٹھہ تعمیر کی گئیں، جو آج تک یونیسکو عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہیں۔ مغربی مؤرخ روز مرلے کے مطابق ان کی تعمیر کردہ شاندار عمارتیں جو سائنسی علم تعمیر، جیومیٹری اور انجینیرنگ کا اعلیٰ شاہکار ہیں، آج تک آگرہ، دہلی، اورنگ آباد، فتح پور سکری، جے پور، کابل، شیخوپورہ میں موجود ہیں۔[25]

### معیشت

مغل دور میں 1600ء میں برصغیر چین کے بعد دنیا کی دوسری بڑی معاشی طاقت تھا، جس کا عالمی صنعتی پیداوار اور جی ڈی پی میں حصہ 22٪ تھا اور یہ پورے یورپ کی کل صنعتی پیداوار سے بھی زیادہ تھا۔ اینگس میڈیسن کے مطابق 1700ء میں اورنگزیب کے دور میں برصغیر دنیا کا سب سے امیر ملک بن گیا، جس کا عالمی صنعتی پیداوار اور جی ڈی پی میں حصہ 24٪ تھا۔[26]

Parthasarathi کے مطابق:

> The Mughal rule in the Indo-Pakistan subcontinent had become the world's largest economic power in terms of production. [27]

برصغیر کی معیشت مغل دور میں بہت ترقی پر تھی۔[28] ویلیمسن کے مطابق برصغیر اٹھارھویں صدی تک دنیا کی کل صنعتی پیداوار کا 25٪ پیدا کرتا رہا۔ اینگس میڈیسن کے مطابق مغل دور میں برصغیر کی جی ڈی پی نے جتنی ترقی کی اتنی اس سے پہلے گزشتہ پندرہ

---

[22] ہدایت اللہ خاں چودھری، اسلامی تاریخ پاکستان وہند (لاہور: علمی کتاب خانہ، س ن)، 252۔

[23] صلاح الدین، اقبال، تاریخ پنجاب (لاہور: عزیز پبلیشرز اردو بازار، 1988)، 227۔

[24] Bernd Klaus, *National Geographic visual history of the world* ( University of Michigan: 2005), 318–320.

[25] Ross Marlay, Clark D. Neher , *Patriots and Tyrants: Ten Asian Leaders* (Rowman & Littlefield , 1999),269.

[26] Angus Maddison, *Development Centre Studies The World Economy Historical Statistics: Historical Statistics* (OECD Publishing , 2003), 256–261.

[27] Prasannan Parthasarathi, *Why Europe Grew Rich and Asia Did Not: Global Economic Divergence 1600–1850*, 2-3.

سو سال میں نہیں کی تھی۔[29] متعدد غیر مسلم مورخین نے مغل سلطنت میں برصغیر کی صنعت کو ابتدائی صنعتی ٹیکنالوجی پہ مبنی سلطنت قرار دیا ہے۔[30] جان ایف رچرڈز کے مطابق مغلوں نے سڑکوں کا وسیع نظام قائم کیا، یکساں کرنسی نافذ کی اور برصغیر کو لمبے عرصے بعد پہلی بار سیاسی اور انتظامی طور پہ متحد کیا۔[31] Richards کے مطابق

> The Mughal Empire's agricultural and industrial production was world class and in great demand.[32]

مغربی مورخ کارلو ایم کیپولا کے مطابق مغل دور میں برصغیر کی پیداواری شعبے سے وابستہ آبادی پورے یورپ سے زیادہ تھی۔[33] اس دور میں سیکنڈری سیکٹر سے وابستہ آبادی کا تناسب بیسویں صدی کے پہلے نصف میں برطانوی ہندوستان کے سیکنڈری سیکٹر سے وابستہ آبادی کے تناسب سے زیادہ تھا۔[34]

**عوامی معیارِ زندگی**

غیر مسلم مؤرخین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مغل دور میں عوام کی سالانہ آمدن اور معیار زندگی برطانیہ سے زیادہ بہتر تھا۔ David Clingingsmith اور Jeffrey G. Williamson کے مطابق:

> The income and living standards of the people in the Mughal period were better than in Britain, which at that time was the most prosperous in Europe.[35]

معاشی مؤرخ پال بیروچ اور کرس جوچنک کے مطابق اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر تک برصغیر اور چین کی عوام کی آمدنی یورپ کی عوام کی آمدنی سے زیادہ تھی۔[36] مغل دور میں برصغیر کی عوام کی سالانہ آمدنی انگریز دور میں برصغیر کی عوام کی سالانہ

[28] Karl J. Schmidt, *An Atlas and Survey of South Asian History*,100.

[29]Clingingsmith andWilliamson, *India's Deindustrialization in the 18th and 19th Centuries.*

[30]Lex Heerma van Voss, Els Hiemstra-Kuperus, Elise van Nederveen Meerkerk, *The Long Globalization and Textile Producers in India*, 256.

[31] John F. Richards, *The Mughal Empire (1996)*, 185–204

[32]John F. Richards, T*he Mughal Empire ( London : Cambridge University Press* , 1995), 73–74.

[33]Kaveh Yazdani , *India, Modernity and the Great Divergence: Mysore and Gujarat* ( Brill Publishers, 2017)

[34]Carlo M. Cipolla , *Before the Industrial Revolution: European Society and Economy 1000–1700*( Routledge, 2004), 47.

[35]Clingingsmith and Williamson, India's Deindustrialization in the 18th and 19th Centuries.

[36]Paul Bairoch , *Economics and World History: Myths and Paradoxes* ( University of Chicago Press , 1995)95–104.

آمدنی سے زیادہ تھی۔[37] اگرچہ مغل دور میں برصغیر کے مزدور پیشہ طبقے کی آمدنی باقی طبقوں سے کم تھی، لیکن یہ یورپ کے مزدور پیشہ طبقے کی آمدنی سے کئی گنا زیادہ تھی۔ مغل دور میں برصغیر میں مزدور پیشہ طبقے کے لیے رواداری اور برداشت کا مادہ موجود تھا۔ غلامی کا تصور صرف گھریلو نوکریوں تک محدود تھا۔[38]

**نظامِ زراعت**

کارل جے کے مطابق مغل دور میں برصغیر کی زراعت نے بے پناہ ترقی کی۔ سترھویں صدی کے وسط میں برصغیر کے کسان امریکہ سے درآمد شدہ فصلیں جیسا کہ تمباکو اور مکئی کاشت کرنا شروع کر چکے تھے۔ غیر مسلم مورخ پکارڈو پگازا کے مطابق مغلوں نے برصغیر میں کئی زرعی اصلاحات نافذ کیں جو شیر شاہ سوری نے شروع کیں، جسے اکبر اور بعد کے مغل بادشاہوں نے جاری رکھا۔ اس حوالے سے سرکاری ترقی کا نظام کارکردگی پہ مبنی تھا۔[39] مورخ کارل جے شمڈ کے مطابق مغلوں نے زراعت کی ترقی کے لیے آب پاشی کے نظام کو بہتر بنایا، جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا اور برصغیر کی سالانہ آمدنی ترقی کر گئی۔[40] اکبر نے زراعت کا ایسا نظام قائم کیا جس نے نقد آور فصلوں جیسا کہ کپاس اور گنے کی کاشت میں اضافہ کیا اور ان کی بازاری مانگ بڑھا دی۔ John F. Richards کے مطابق مغل دور میں بنگال ریشم پیدا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا خطہ تھا۔[41] مغلوں نے نئی زمین کو کاشت میں لانے اور کاشت شدہ رقبہ بڑھانے کے لیے کسانوں پہ لگان یا ٹیکس معاف کر دیا تھا۔[42] ہندو مورخ دھرما کمار کے مطابق مغل دور میں برصغیر کی زراعت یورپ سے زیادہ ترقی یافتہ تھی، جس میں ایک ہندوستانی کسان ایک یورپی کسان سے زیادہ فصلیں کاشت کرنے اور پیداوار حاصل کرنے میں ماہر تھا۔[43] ایمانیویل والرسٹائن اور کئی ہندو معاشی مورخین کے مطابق سترھویں صدی عیسوی میں مغل دور میں برصغیر میں زرعی پیداوار اور استعمال اس زمانے کے یورپ اور بعد کے برطانوی ہندوستان سے زیادہ تھا۔[44] ہندو مورخ پرتھاسیر استی کے مطابق مغل دور میں برصغیر اٹھارھویں صدی عیسوی تک دنیا کی سب

---

[37]Shireen Moosvi, *The Economy of the Mughal Empire c1595: A Statistical Study* (Oxford Scholarship Online. Oxford University Press, 2015)

[38]Shireen Moosvi, *The World of Labour in Mughal India (c. 1500–1750),* 56 : 245–261.

[39]Ignacio Pichardo Pagaza, Demetrios Argyriades, *Winning the Needed Change: Saving Our Planet Earth* ( IOS Press , 2009),129.

[40]Parthasarathi, *Why Europe Grew Rich and Asia Did Not: Global Economic Divergence, 1600–1850,* 2-4.

[41]John F. Richards , The Mughal Empire,190-191.

[42]Richards , *The Unending Frontier: An Environmental History of the Early Modern World* ( University of California Press, 2003), 28.

[43]Irfan Habib , Dharma Kumar , Tapan Raychaudhuri , *The Cambridge Economic History of India* (England : Cambridge University Press, 1987), 214.

[44] Vivek Suneja , *Understanding Business: A Multidimensional Approach to the Market Economy* ( Psychology Press , 2000), 13.

سے بڑی پیداواری طاقت تھا۔[45] مغربی مورخ کارل جے شمڈ کے مطابق برصغیر میں یورپی اشیا کی مانگ بہت کم تھی، جو صرف عام دھاتوں اور سجاوٹی اشیا تک محدود تھی۔ لہٰذا یورپ کو برصغیر اشیا کے بدلے سونا چاندی لانا پڑا، جس سے برصغیر کی معاشی ترقی میں اضافہ ہوا۔[46] مغل دور میں اس صنعتی ترقی کو غیر مسلم مؤرخین جیسا کہ لکس ہیرمانے ابتدائی صنعتی دور قرار دیا ہے، جس نے بعد ازاں صنعتی ترقی کی راہ ہموار کی۔[47] ہندو مؤرخ اوم پرکاش کے مطابق وقت کے ساتھ ساتھ یورپ ٹیکسٹائل کے شعبے میں برصغیر پر زیادہ سے زیادہ منحصر ہو گیا، اور برطانیہ کی ایشیا سے 95٪ درآمدات برصغیر سے جاتی تھیں۔[48]

**برآمدات**

جان ایف رچرڈز کے مطابق مغل دور میں برصغیر کی اشیا انڈونیشیا اور جاپان تک برآمد کی جاتی تھیں۔[49] اینگس میڈیسن کے مطابق مغل دور میں اٹھارھویں صدی عیسوی میں اکیلا برصغیر دنیا کی ٹیکسٹائل کا 25٪ پیدا کر رہا تھا۔[50] خود ہندو مؤرخ اوم پرکاش کے مطابق مغل دور میں اکیلا صوبہ بنگال پورے براعظم ایشیا کا پچاس فیصد ٹیکسٹائل اور اسی فیصد ریشم پیدا کر رہا تھا۔[51] مغربی مورخ رچرڈ میکس ویل ایٹن کے مطابق برصغیر کی ٹیکسٹائل مصنوعات جنوب مشرقی ایشیا تک استعمال کی جاتی تھیں، جنھیں ڈھاکہ ٹیکسٹائل کہا جاتا تھا۔[52] مغربی مؤرخ لیکویٹ کے مطابق مسلم سلاطین دہلی کے دور میں برصغیر میں کئی نئی ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی ایجاد کی گئیں۔[53] Indrajit Ray کے مطابق:

---

[45] Prasannan , *Why Europe Grew Rich and Asia Did Not: Global Economic Divergence, 1600–1850*, 2.

[46] Karl J. Schmidt , *An Atlas and Survey of South Asian History*, 100.

[47] Voss , Kuperus and Meerkerk , *The Long Globalization and Textile Producers in India, The Ashgate Companion to the History of Textile Workers, 1650–2000*, 255.

[48] Om Prakash, *Empire Mughal History of World Trade Since 1450* (Macmillan Reference US, 2006),1:237–240.

[49] Richards, *The Mughal Empire*, 202.

[50] Angus Maddison , Monitoring the World Economy, 1820–1992( OECD, 1995), 30.

[51] Om Prakash, "Empire, Mughal", History of World Trade Since 1450, edited by John J. McCusker, vol. 1, Macmillan Reference US, 2006, pp. 237–240, World History in Context, accessed 3 August 2017

[52] Jeffrey G. Williamson , Trade and Poverty: When the Third World Fell Behind, 91.

[53] Lakwete, Angela , Inventing the Cotton Gin: Machine and Myth in Antebellum America (Baltimore: The Johns Hopkins University Press , 2003), 1–6.

> During the Mughal period, Bengal in the subcontinent had to build ships of 223,250 tons in the 17th century AD, while at that time the United States had only 23,061 tons of ships.[54]

اس دور میں برصغیر کی جہاز سازی کی صنعت یورپ سے زیادہ ترقی یافتہ تھی۔[55] ہندو مؤرخ ٹریتھانکر کے مطابق برصغیر کا صوبہ بنگال 1590ء میں مغل حکومت سے 1757ء تک مسلسل خوش حال رہا۔[56] بنگال برصغیر کا سب سے امیر خطہ تھا۔[57] ہندو مؤرخ اوم پرکاش اور مغربی مورخ جان ایف رچرڈز کے مطابق بنگال کا ریشم، ٹیکسٹائل انڈونیشیا، جاپان، ہالینڈ، برطانیہ اور پورے یورپ میں برآمد کیا جاتا تھا۔[58] مغلوں نے نیا بنگالی کیلینڈر متعارف کرایا، جس نے فصلوں کی کٹائی، ٹیکسوں کے حصول اور بنگالی ثقافت کی نشو نما میں اہم کردار ادا کیا۔[59] مغربی مورخ ایٹن کے مطابق مغلوں نے مسلم صوفی بزرگوں کی سرپرستی میں بنگال ڈیلٹا میں کاشت کاری کو فروغ دیا، جس سے بنگال کا مسلم معاشرہ پیدا ہوا۔[60] بنگال اہل یورپ کے لیے امیر ترین مقام کی حیثیت رکھتا تھا۔[61]

### نظام تعلیم

**مغل حکمرانوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ نہ صرف دینی بلکہ ہر طرح کے علوم میں دسترس حاصل کی جائے۔ ہندوستان میں پہلی مرتبہ غیر مذہبی علوم کو حکومت نے خود پھیلایا۔**[62] مغلوں نے سلطنت کے ہر شہر اور قصبے میں تعلیمی مراکز اور سکول قائم کئے, اور ان کی سرکاری سرپرستی کی, جن میں قرآن شریف، عربی، فارسی، طب اور فلسفہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔[63] اگرچہ مغلوں

---

[54]Indrajit Ray, *Bengal Industries and the British Industrial Revolution 1757-1857* (Routledge , 2011), 174.

[55]Technological Dynamism in a Stagnant Sector: Safety at Sea during the Early Industrial Revolution" (PDF)

[56]Tirthankar1 Roy, *Where is Bengal? Situating an Indian Region in the Early Modern World Economy Past & Present* , 213,1(2011), 115–146.

[57]M. Shahid Alam, *Poverty From The Wealth of Nations: Integration and Polarization in the Global Economy since 1760* (Springer Science+Business Media, 2016), 32.

[58]Tirthankar1 Roy, *Where is Bengal? Situating an Indian Region in the Early Modern World Economy*, 115–146

[59]Alam, *Poverty From The Wealth of Nations: Integration and Polarization in the Global Economy since 1760*, 32.

[60] Richard M Eaton, *The Rise of Islam and the Bengal Frontier, 1204-1760* ( University of California Press,1996)

[61]J. N. Nanda, , Bengal, The Unique State(Concept Publishing Company, 2005).

[62]معتمد خاں،، مآثر عالمگیری، ترجمہ۔ طالب علی فدا (کراچی: نفیس اکیڈمی، 1962)، 394۔

[63] Marlay and Neher, *Patriots and Tyrants: Ten Asian Leaders*, 269.

کی سرکاری زبان فارسی تھی لیکن مغل بادشاہوں اور اشرافیہ کی اپنی زبان فارسی کی ایک ہندی شکل یعنی اردو تھی، اس طرح جہاں مغلوں نے اپنی بیرون ملکی حیثیت ختم کر کے ہندوستان کی ہر چیز اپنالی, وہاں اپنی بولی جانے والی زبان بھی تبدیل کر لی۔ جدید ہندی زبان در حقیقت سنسکرت، فارسی، عربی اور ترکی کا ملغوبہ ہے۔[64]

**متفرق سائنسی ایجادات**

مغل حکمرانوں نے سائنسی ایجادات کی طرف بھی کافی توجہ دی۔ شہنشاہ ہمایوں نے دہلی کے قریب فلکیاتی مشاہدات کے لیے ایک ذاتی رصد گاہ بنائی، جہانگیر اور شاہ جہان بھی رصد گاہوں کی تعمیر کا ارادہ رکھتے تھے، لیکن ایسا کرنے سے قاصر رہے۔ مغل فلکیاتی مشاہدات میں استعمال ہونے والے فلکیاتی آلات اور مشاہداتی تراکیب بنیادی طور پر اسلامی فلکیات سے حاصل کی گئی تھیں۔ مغل سلطنت کے دوران لاہور اور کشمیر میں گلوب تیار ہوئیں۔[65] Kate Teltscher نے لکھا ہے:

> Sheikh Mohammed Din learned a lot about the Mughal chemical area and understood the techniques used to create shampoos among potential researchers. He was considered the inventor of shampoo.[66]

برطانیہ میں، اس کو کو کنگز جارج چہارم اور ولیم چہارم دونوں کے شیمپونگ سرجن کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ الغرض یہ کہ مغربی مؤرخ ابراہام ایرالے کے مطابق مغل سلطنت برصغیر کا آخری سنہری دور تھا۔[67]

**خلاصہ بحث**

برصغیر میں مغل حکمرانوں کے علمی و فنی اور سماجی و مذہبی کردار کے غیر مسلم مورخین کی آرا کی روشنی میں زیرِ نظر مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان سب حوالوں سے مغل حکمرانوں کے رویے نہایت مثبت، روادارانہ اور ترقی پسندانہ رہے۔ ان کے یہاں ہر مذہب کے پیروکاروں کو مذہبی، معاشی اور علمی آزادی حاصل تھی، عدل و انصاف سب کے لیے یکساں تھا، جس کا نتیجہ برصغیر کی شاندار ترقی کی صورت میں نکلا۔ انھوں نے صنعت، زراعت، تعلیم، خطاطی، موسیقی اور فن تعمیر وغیرہ کے حوالے سے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ ان کا غیر مسلموں سے رواداری کا رویہ نہ صرف غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں کی بھی خوشحالی کا باعث بنا۔ مغلوں کے ان رویوں میں موجودہ معاشروں میں رواداری کے فروغ اور نتیجتاً علمی و سائنسی اور معاشی و معاشرتی ترقی کے لیے سبق آموزی کا بہت سا سامان ہے۔

---

64 Sikmirza, "A Brief Hindi – Urdu FAQ" Accessed May20, 2008.

65 Savage-Smith, Emilie, *Islamicate Celestial Globes: Their History, Construction, and Use* (Washington : Smithsonian Institution Press,1985)

66 Kate Teltscher, "The Shampooing Surgeon and the Persian Prince: Two Indians in Early Nineteenth-century Britain" *Interventions: International Journal of Postcolonial Studies. 2 (3)*: 409–423. (2000).

67 Abraham Eraly, *The Mughal World: Life in India's Last Golden Age* ( Penguin Books, 2007), 5.